خطبات

دارلامه

خصوصی خطاب

بیان ۵

مستورات بیان

مصنف

محترم ریحان صاحب

خطبات

دارلامہ

بیان ۵

خصوصی بیان - محترم ریحان صاحب

موضوع - مستورات مجلس

اس کتاب کے اندر اصلاحی بیان اور خصوصی خطاب لکھے گئے ہیں
تمام لوگوں سے گزارش ہے کہ جب بھی اس کتاب کو پڑھے تو عمل کی نیت سے پڑھے
اور اس کتاب کو آگے شیئر کرکے اپنے لیے آخرت میں اجر عظیم رکھے
ان خصوصی خطابوں کو اپنی طرف منسوب کرنے کی اجازت نہیں ہے
اور نہ اس کتاب کو ایڈیٹنگ کرنے کی اجازت ہے

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں

دارلامہ

بیان ۵

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضلله ومن يضلل فلا هادی له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له ونشهد ان سیدنا ومولٰنا محمدا عبده ورسوله

فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِّنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاحْصَنُ لِلْفَرْجِ

میری ماؤں اور بہنوں
اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور تمام نعمتوں سے نوازا , بہترین نعمتیں اور جنت کا گھر دیا
لیکن اللہ تعالی نے انسان کی فطرت میں یہ بات رکھی ہے کہ جب تک اس کو زندگی کا ساتھی میسر نہ ہو، اس کو زندگی کا مزا اور لطف محسوس نہیں ہوتا
ہاں میری بہنوں
انسان کو انسان اسی لئے کہا جاتا ہے کہ عربی زبان میں انسان کے معنی ہوتے ہیں ایک دوسرے سے محبت کرنے والا ، ایک دوسرے سے انس حاصل کرنے والا
تو پیاری پیاری اللہ کی نیک بندیوں
پتہ چلا کہ انسان معاشرہ کے اندر رہ کر ہی زندگی کا مزا حاصل کر سکتا ہے
حضرت آدم علیہ السلام کو بھی جنت میں اکیلا پن اور وحشت محسوس ہونے لگی ، حضرت آدم علیہ السلام کو تنہائی کی وجہ سے بے چینی محسوس ہو رہی تھی تو اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام سے ہی آپ کی بیوی بنا کر حضرت حواء علیہ السلام کو پیدا فرمایا , تاکہ حضرت آدم علیہ السلام اپنی زندگی کو اچھے اور بہترین طریقے کے ساتھ گزار سکے
ہاں میری بہنوں فرمایا کہ
وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا
کہ اے آدم تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو، اور جہاں سے تمہارا جی چاہے وہاں سے کھاؤ , مگر اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم ظالموں میں شمار ہو جاؤ
ہاں میرے ماؤں اور بہنوں آپ نے یہ واقعہ اس سے پہلے بھی بہت بار سنا ہوگا , میں تو اتنا کہنا چاہتا ہو ں کہ عورت کے بغیر صحیح معنوں میں زندگی نہیں ہوتی ہے اس کو اپنی زندگی ادھوری معلوم ہوتی ہے
اسی لئے تو حضرت آدم علیہ السلام کا جنت جیسے مقام میں بھی تنہا دل نہیں لگا۔
اور ایک حدیث میں فرمایا کہ
من تزوَّج فقدِ استَكمَلَ شطر الایمان
جس نے نکاح کیا اس نے اپنا آدھا ایمان پورا کر لیا

تو پتہ چلا کہ شادی کے بغیر ایمان بھی مکمل نہیں ہوتا ، جس نے شرعی طور پر نکاح کیا اس نے گویا اپنا آدھا ایمان مکمل کیا ،

اسی لئے جہاں نوجوانوں کا مجمع ہوتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے

يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ

کہ اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے وہ شخص جو بیوی کو کھلا پلا سکتا ہو، اس کا خرچ برداشت کر سکتا ہو، اس کے کپڑے اور مکان کا انتظام کر سکتا ہو، اسے چاہئیے کہ وہ جلدی شادی کرلے، اس لئے کہ شادی نگاہ اور شرمگاہ کی حفاظت کا ذریعہ ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس بیوی کو کھلانے پلانے مکان اور کپڑے کا نظم نہ ہو، اس کو چاہیے کہ روزہ رکھے، اس لئے کہ روزے سے خواہشات کم ہو جاتی ہیں۔

تو پتہ چلتا ہے کہ عورت اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، اور اللہ تعالی کی نعمتوں میں ایک نعمت ہے

اللہ تعالی قران میں فرماتے ہیں

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا

اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے تمہاری بیوی کو تم ہی سے پیدا فرمایا تاکہ تم سکون حاصل کر سکو۔

لیکن میری ماؤں اور بہنوں

عورت کی کچھ کمزوریاں فطری ہیں ، عورت کو اللہ رب العزت نے بائیں پسلی سے پیدا کیا، اور پہلی ٹیڑھی ہوتی ہے، اور ٹیڑھی چیز کو سیدھا کرنے جاؤ گے تو وہ ٹوٹ جائے گی

یہ کمزوریاں عورتوں کے اندر ہوتی ہے، آپ چاہو کہ ہماری بیوی رابعہ بصریہ بن جائے تو یہ بہت دور کی بات ہے

انسان کا کمال ہے کہ اس کے ٹیڑھے پن کو باقی رکھتے ہوئے اس کے ساتھ صحیح معنی میں زندگی گزارے۔ وہ کسی چیز پر غصہ ہو جائے تو کچھ زیادہ ہی غصہ ہو جائے گی کسی چیز پر راضی ہو جائے تو اسی میں خوش رہے گی

اور اللہ تعالیٰ نے عورت کو بائیں پسلی سے پیدا فرما کر شوہر کے دماغ کو بھی سیدھا کیا کہ کہیں کوئی انسان عورت کو گھٹیا نہ سمجھے، بلکہ یہ سوچے کہ اس کی بیوی اسکی ٹیڑھی پسلی سے بنی ہے، وہ کوئی الگ مخلوق نہیں ہے ، بلکہ وہ اسی کے اندر سے پیدا ہوئی ہے

اللہ پاک قران میں فرماتے ہیں

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ

اور دوسری جگہ اللہ پاک قران میں فرماتے ہیں

بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ

میری ماؤں اور بہنوں ان دونوں آیتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ مرد اور عورت الگ الگ نہیں ہیں بلکہ دونوں ایک دوسرے کا حصہ ہیں اس کو یوں سمجھو کہ بدن کے دو ہاتھ ہیں ایک سیدھا ہاتھ ہے، اور ایک بایاں ہاتھ ہے، لیکن سیدھے ہاتھ میں طاقت زیادہ ہے، اور بائیں ہاتھ میں کم ہے اس سے معلوم ہوا کہ مرد اگر سیدھا ہاتھ ہے تو عورت بایاں ہاتھ ہے لیکن اسی بدن کا حصہ ہے

مرد کو اللہ تعالی نے کچھ خوبیاں ایسی ضرور دی ہیں جن کی وجہ سے وہ عورت سے افضل ہو جاتا ہے۔ لیکن عورت کا بھی ایک مقام ہے۔ جس کو اسلام نے مختلف جگہوں پر بیان فرمایا ہے۔

ہاں پیاری پیاری اللہ کی نیک بندیوں

اسلام میں عورت کا مقام اور مرتبہ بہت بڑا ہے، اس کا اندازہ اس بات سے ہوگا کہ خطبہ نکاح میں یہ آیت تلاوت کی جاتی ہے جس میں اللہ سے ڈرنے کا حکم ہے ، اور وہ اس لئے کہ بتلایا گیا کہ ایک عورت تمہارے نکاح میں آرہی ہے، اس کا خیال رکھنا ہوگا اس کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا ،

فرمایا کہ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا

اے لوگو اللہ تعالی سے ڈرو جس نے تم سب کو ایک جان سے پیدا کیا اور مرد سے اس کی بیوی کو پیدا کیا، اور ان دونوں کے ذریعہ بہت سے مرد اور عورتوں کو پیدا کیا ، اور اللہ سے ڈرو جس سے تم قرابت داری کا واسطہ دے کر مانگتے ہو، بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے

ہاں یہاں مومن بندے سے سوال ہوتا ہے کہ کیا بات ہے کہ نکاح تو خوشی کا موقعہ ہے، اور اسلام انسانی مزاج کی رعایت کرتا ہے خوشی کے وقت خوشی کے احکام دیتا ہے، اور غم کے وقت آنسو بہانے کے بھی اجازت ہے، لیکن شادی میں خوشی منانے کا حکم دینے کے بجائے ڈرنے کا حکم فرمایا

ایسا کیوں فرمایا

تو علماء کرام فرماتے ہے

کہ نکاح کے وقت ڈرنے کا حکم اس لیے آیا ہے کہ بیوی کے ساتھ حسن سلوک اور اچھا معاملہ کریں , کہ اللہ پاک نے ان عورتوں کو تمہارے پاس بطور امانت دیا ہے ، ان کے ساتھ برا سلوک نہ کرنا، ان کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا

کہیں ایسا نہ ہو کہ ماں باپ کی عظمت میں مغلوب ہو کر بیوی کو اس کے جائز حقوق سے بھی محروم کر دو، اور کہیں ایسا بھی نہ ہو کہ بیوی کی محبت میں مغلوب ہو کر ماں باپ کا تقدس اور ان کا ادب و احترام ختم کر دو

اس لئے اس وقت خاص طور پر ڈرنے کا حکم فرمایا

اور فرمایا کہ اب تمہارے پاس اللہ تعالی سے ڈرتے رہنے کا وقت آگیا ہے اب تک تم اکیلے تھے ، اب تمہارے اوپر ذمہ داریاں ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک کی تلاش میں دوسرے کا حق ضائع کر دو

ہاں میری ماؤں اور بہنوں اس لیے ڈرنے کا حکم دیا گیا

اللہ پاک نے قران کے اندر نصیحت فرمائی کہ

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ

کہ عورتوں کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال کے وقت جہاں بہت ساری وصیتیں فرمائی ہیں ان میں سے ایک وصیت یہ بھی تھی کہ عورتوں کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو

اور اسلام کا مزاج تو ایسا ہے کہ اگر بیوی کی کوئی عادت تمہیں نا پسند ہے تو اس پر صبر کرو ممکن ہے اللہ تعالی اس کے بدلہ اس کی گود میں تمہارے لئے وقت کا امام بخاری پیدا فرمادے

کیونکہ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے , ہاں اگر صبر اللہ کیلئے ہو تو خود اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ

ان اللہ مع الصابرین

بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اور ہاں میری ماؤں اور بہنوں

عورتوں سے بھی کہا گیا کہ عورت جب بہو بن کر آئے تو اس کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو ایک مثالی عورت بنائے ، اپنے ساس سسر کو اپنے ماں باپ کا درجہ دے، اور ساس سسر اس کو اپنی بیٹی کا درجہ دیں

آج کل میاں بیوی کے جتنے مسائل ہیں، تقریبا تمام کا تعلق اسی طرح کے جھگڑوں سے ہوتا ہے،

محبت الفت سے یہ تمام مسائل حل ہو جائیں گے ، اور عورت کا سب سے بڑا زیور یہ ہے کہ وہ اپنے شوہر کی فرمانبردار ہو ، جو عورت جتنا زیادہ اپنے شوہر کی اطاعت کرے گی اللہ تعالی کے دربار میں وہ اتنی ہی مقبول بندی ہوگی

فرمایا کہ حَافِظَات لِّلْغَيْبِ ، یعنی کہ عورتیں شوہر کی غیر موجودگی میں اس کے تمام امور کی حفاظت کرتی ہیں ، اور گھر کا پورا کام بھی سنبھالتی ہیں یہ عورت کا مرد پر بہت بڑا احسان ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوف

جتنے حقوق اسلام نے مردوں کو دیئے ہیں اتنے ہی حقوق عورتوں کو بھی دیئے ہیں

ہمارے علماء کرام سے بھی کہوں گا جہاں مردوں کے حقوق عورتوں پر ہم بتلاتے ہیں وہیں مردوں پر عورتوں کے کیا کیا حقوق ہیں ان کو بھی بیان کریں

اسلام نے عورتوں کو بہت حقوق دیئے ہیں خود نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہے , چاندنی رات میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لیکر نکلتے تھے اور دوڑ لگاتے تھے ، ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے ، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں ہڈی چوستی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ عائشہ میرے لئے بچا کر رکھنا

ہاں یہ وہ طریقے ہیں جن پر عمل کرنے سے میاں بیوی کی آپسی محبت قائم رہے گی

ہمارے اسلاف فرماتے تھے کہ سب سے بڑا متقی وہ ہے جس کے دل میں بیوی کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہو، کوئی ان سے پوچھتا اس کی کیا وجہ ہے , تو فرماتے کہ جو شخص اپنی بیوی سے جتنی زیادہ محبت کرے گا وہ اتنا کم دوسری عورتوں کو دیکھے گا

اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ رکھتا ہے اس کو اس کا بھی ثواب ملے گا

ہاں میری ماؤں اور بہنوں

ایک مرتبہ صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ! عورت کے ساتھ حسن سلوک سے ثواب کیوں ملتا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی انسان اپنے جذبات کی تسکین کے لئے کسی پرائی عورت کے ساتھ اچھا سلوک کرتا تو گناہ ہوتا ، اس نے اللہ سے ڈر کر شرعی طریقہ پر نکاح کرکے بیوی کے منہ میں لقمہ رکھا تو اس کو اس کا ثواب بھی ملے گا

میری ماؤں اور بہنوں

اسلام نے میراث کے باب میں بھی عورت کا خیال رکھا ہے کہ اس کو میراث ملے گی ، اس کو مرد کے مقابلہ میں سنگل دیا جائے گا، یعنی اگر کسی کو ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے اور اس کی عورت بھی نہیں ہے، تو مال کے تین حصے کئے جائیں گے لڑکے کو دو حصے اور لڑکی کو ایک حصہ دیا جائے گا

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسلام نے عورت کو میراث میں مرد کے مقابلہ میں سنگل کیوں دیا

برابر کیوں نہیں دیا

تو اس کا جواب یہ ہے کہ عورت کو مال کی ضرورت نہیں ہے، اگر وہ بیوی ہے تو اس کا خرچ اس کا شوہر اٹھائے گا

اگر وہ ماں ہے تو اس کے بیٹے اس کی دیکھ بھال کریں گے

اگر وہ بہن ہے تو بھائیوں کے ذمہ اس کا حق ہوگا

بلکہ بھائی کو جو دو حصے ملے ہیں وہ جلدی ختم ہو جائیں گے ، اس لئے کہ اس کے پیچھے اخراجات ہیں، گھر چلانا ہے ، اسکول کی فیس ہے , لیکن بہن کو جو ایک حصہ ملا ہے وہ باقی رہ جائے گا اس لئے کہ اس کو کچھ خرچ کرنا ہی نہیں ہے۔

ہاں میری ماؤں اور بہنوں

اسلام نے عورت کو کتنا بڑا مقام دیا

آج ہی ایک جگہ اس سے پہلے مستورات کی مجلس تھی میں نے مستورات کے اجتماع میں کہا کہ حضرت ہاجرہ علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ کے راستے میں جاتے ہوئے صرف السلام علیکم کہا تھا

اور ایک سوال کیا تھا کہ کیا آپ اللہ کے حکم سے جا رہے ہیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں میں اللہ تعالی کے حکم سے جارہا ہوں

تو حضرت ہاجرہ علیہ السلام نے فرمایا

آپ خوشی سے جائے اللہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا، اللہ تعالی نے ان کو ایک لڑکا عنایت فرمایا جس کا نام اسماعیل رکھا گیا، انہی دونوں کی قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالی نے وہاں سے زمزم کا کنواں جاری فرمایا جس سے لوگ زمزم پیتے ہیں، اور اپنے اپنے گھروں کے لئے بھی لیکر آتے ہیں

لیکن الحمدللہ وہاں کا پانی ختم بھی نہیں ہوتا, یہ کیا ہے ,

ایک خاتون کی قربانی ہے جس کا پھل اللہ رب العزت نے کتنا عمدہ عطا فرمایا،

ورنہ دنیا کے تمام کنویں سوکھ جاتے ہیں، ان کا پانی ختم ہو جاتا ہے ، اور اس پانی کا مقام بھی بہت اونچا ہے ، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

مَاءُ زَمزَمَ لِمِا شُرِبَ لَہ

کہ زمزم پیتے وقت جو نیت کی جائے اللہ تعالی اس کو پورا کرتے ہیں

اسی طرح عورت کا مقام اور اس کا مرتبہ اس بات سے ض بھی سمجھ میں آتا ہے

کہ حضرت ہاجرہ علیہ السلام نے پانی کی تلاش میں صفا اور مروہ پر سات مرتبہ دوڑ لگائی تھی

اللہ تعالی کو اس خاتون کا دوڑ لگانا اتنا پسند آیا کہ ہر حاجی اور عمرہ کرنے والے کے لئے اللہ تعالی نے اس دوڑ کو لازم قرار دیا کہ جب تک دوڑ نہیں لگاؤ گے تمہارا حج مکمل نہیں ہوگا تمہارا عمرہ پورا نہیں ہوگا

اور میری ماؤں اور بہنوں حضرت ہاجرہ علیہ السلام کے بطن مبارکہ سے حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے یہ وہی اسماعیل علیہ السلام ہے جن کی نسل میں میرے اور آپ کے پیارے آقا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔

ہاں میری ماؤں اور بہنوں

ان عورتوں کی تربیت اور ان کا ذہن بنانا مردوں کا کام ہے، اس لئے مرد عورت پر روپیہ خرچ کرتا ہے

اور اصول ہے کہ

اَلِانسَانُ عَبدُ الِاحسَان

انسان احسان کا غلام ہوتا ہے

انسان محسن کے احسان کے نیچے دبا رہتا ہے ، مرد اس کے لئے خریدی کرتا ہے اس کا علاج کرتا ہے، اب اگر وہ اس کو نماز روزے کی تاکید کرے گا تو عورت فوراً اس کی بات کو مان لے گی

مگر یہ سب ہم کو کہاں آتا ہے ہم اپنی طاقت کا صحیح استعمال کریں ، جب کسی عورت کا ذہن دینی بن جاتا ہے تو اللہ تعالی اس کی اولاد میں بڑے بڑے صلحاء پیدا فرماتے ہیں ، وہ دونوں خاندانوں کے لئے اصلاح کا ذریعہ بنتی ہے

اور ہاں مرد حضرات سے کہتا ہوں ہم اپنے گھر میں پیار محبت سے پیش آئیں عورتوں پر ہر گز ظلم نہ کریں، اگر وہ نافرمان بن جائے تو اس کو پیار اور محبت سے دین کی باتیں سمجھاؤ، دیکھو! اللہ تعالی نے عورتوں کو نرم دل پیدا کیا ہے، آپ نے اس کے ساتھ کتنی ہی زیادتی کی ہوں، لیکن ایک جملہ اس کو پیار بھرا کہہ دو تو فورا نرم ہو جائے گی

عورتوں کو دھمکیاں دینے سے اللہ تعالی ناراض ہو جاتے ہیں ،اپنے بچوں کے سامنے جھگڑا کرنے سے بچوں کا ذہن بھی جھگڑالو بن جاتا ہے، اس لئے جھگڑے سب بالائے طاق رکھیں ، خوشی خوشی زندگی گزاریں ، جھگڑے کے لئے ہمارے پاس ٹائم ہی کہاں ہے

اللہ کے دین کا کام ہمیں کرنا ہے ، اب کچھ وقت نکال کر ہم گھر آئیں اور اس میں بھی جھگڑا کریں تو سکون کہاں ملے گا

اس لئے مل جل کر رہیں ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کریں ایک کو غصہ آئے تو دوسرا خاموش رہے، اس کا جواب نہ دے

شوہر کو غصہ آیا تو بیوی خاموش رہے، اور بیوی کو غصہ آیا تو شوہر خاموش رہے

انشاءاللہ زندگیاں سکون و عافیت کے ساتھ گزریں گی ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالی ہم سب کو سکون عافیت والی زندگیاں عطا فرمائیں آمین ۔

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین

طالب دعا

ریحان

خطبات دارلامہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلاَةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاء

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدتَّهُم وَمَن صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلاَ تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لاَ تُخْلِفُ الْمِيعَادَ

رَّبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلإِيمَانِ أَنْ آمِنُواْ بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الأبْرَارِ

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین

طالب دعا
محترم ریحان صاحب